هاشمی سادات

کیلئے زکات کی حرمت

(اہل سنت فقہاء اور منابع کی روشنی میں)

مقالہ نگار:

سید افتخار حسین نقوی النجفی

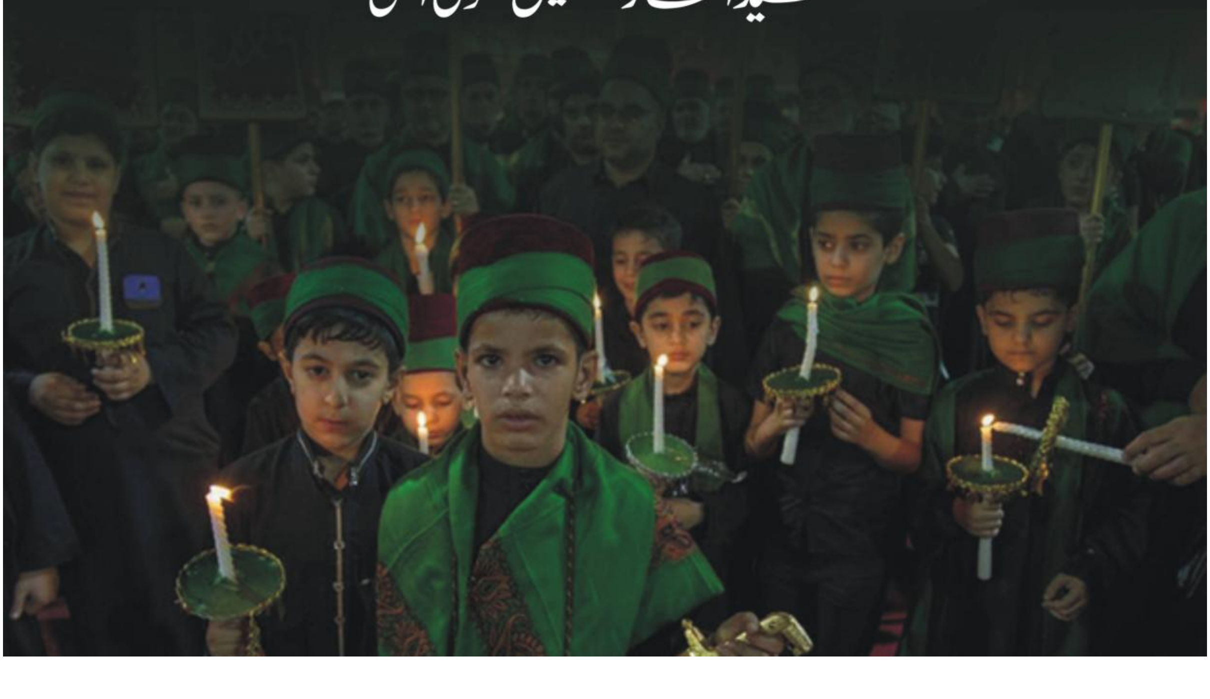

ہاشمی سادات کے لئے زکات کی حرمت؛اہل سنت فقہا اور منابع کی روشنی میں

مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی

مشہور امامیہ اور اہل سنت علما کے نزدیک بنی ہاشم سے مراد ایسے افراد جو باپ کی طرف سے ہاشم بن عبد مناف سے منسوب ہوں۔

تقریبا تمام شیعہ امامیہ فقہا کی رائے کی مطابق غیر ہاشمی، ہاشمی سید کو واجب صدقہ (زکات) نہیں دے سکتا۔ ہاشمی کو ہاشمی کے صدقہ دینے کے بارے اکثر علمائے اسلام نے جواز کا فتوی دیا ہے؛ لیکن زیدی علماء کے نزدیک یہ بھی حرام ہے۔

اہل سنت فقہاء کے نزدیک آل نبی میں سے جن پر صدقہ حرام ہے وہ بنو ہاشم ہیں؛ اہل سنت میں سے؛ اکثر حنفیہّ، مالکیہ اور حنابلہ کی رائے یہی ہے۔[1]

ہاشمی سادات کو زکات دینے کے حوالے سے اہل سنت فقہا نے تصریح کرتے ہوئے کہا ہے:

”لا يجوزُ دفْعُ الزَّكاةِ لآلِ النبيِّ ﷺ“۔[2]

ترجمہ: "آل نبی کو زکات دینا جائز نہیں ہے"۔

اس حکم پر اکثر اہل سنت فقہاء کا اتفاق ہے؛ جبکہ اس پر بعض اہل سنت فقہا نے اجماع کا دعوی بھی کیا ہے؛ چنانچہ ابن قدامہ نے کہا:

”لا نعلَمُ خلافًا في أنَّ بني هاشمٍ لا تحِلُّ لهم الصدقةُ المفروضة“۔[3]

ترجمہ: "اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بنی ہاشم کے لئے فرض صدقہ (زکات) حلال نہیں ہے"۔

اسی طرح "نووی" نے کہا ہے:

”الزَّكاةُ حرامٌ على بني هاشم وبني المُطَّلِب، بلا خِلاف، إلَّا ما سبق فيما إذا كان أحدُهم عاملًا، والصَّحيحُ تحريمُه“۔[4]

ترجمہ: "بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب پر زکات حرام ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، سوائے یہ کہ جب ان میں سے کوئی حکومت کا عامل (ملازم) ہو، البتہ صحیح قول یہ ہے کہ اُس کے لئے بھی حرمت ثابت ہے"۔

اہل سنت میں سے اکثر حنفیہّ،[5] شافعیہ[1] اور حنابلہ[2] کا بھی یہی قول ہے۔

---

[1] ۔رجوع کریں:الموسوعة الفقهية كتابُ الزَّكاةِ، الباب الثَّامِنُ: مصارِفُ الزَّكاةِ، الفصل الثامن: مَن يُمنع مِن صرْف الزَّكاة إليه

[2] ۔الموسوعة الفقهية كتابُ الزَّكاةِالباب الثَّامِنُ: مصارِفُ الزَّكاةِ ، الفصل الثامن: مَن يُمنع مِن صرْف الزَّكاة إليه

[3] ۔المغنی (ابن قدامہ): ج۲ص۴۸۹۔

[4] ۔المجموع :ج۶ص۲۲۷۔

[5] ۔البحر الرائق (لابن نجیم): 266/2؛حاشیۃ ابن عابدین: 350/2. واضح رہے کہ ابو حنیفہ سے (ابو عصمۃ کے ذریعہ) نقل ہوا ہے کہ بنی ھاشم کے

واضح رہے کہ اہل سنت کے معتبر محدث مسلم بن الحجاج نے اپنی کتاب الجامع الصحیح (صحیح مسلم) میں اس موضوع کے بارے میں احادیث کو ایک مستقل باب میں جمع کیا ہے جس کا عنوان یہ رکھا ہے:

"باب تحريم الزكاة على رسول الله وعلى آله وهم بنوهاشم وبنو المطلب دون غيرهم"

ترجمہ: "یعنی باب: رسول اللہ اور آپ کی اولاد بنوہاشم اور بنی عبدالمطلب پر صدقہ حرام ہے"۔

اس عنوان ہی سے واضح ہے کہ مسلم بن حجاج کے نزدیک بھی بنوهاشم پر صدقہ حرام ہے اور اس بارے متعدد احادیث بھی نقل ہوئی ہیں۔

البتہ مخفی نہ رہے کہ سادات پر صدقہ وزکات کی حرمت کے بارے علامہ وحیدالزمان نے صحیح مسلم کی حدیث کے حاشیہ میں نووی کے حوالے سے وضاحت پیش کی ہے کہ بنوهاشم اور بنو عبدالمطلب پر صدقہ کی حرمت کا قول شافعیوں اور بعض مالکیوں کا ہے؛ لیکن مالک اور ابوحنیفہ کا قول ہے کہ جن پر صدقہ حرام ہے وہ صرف بنوهاشم ہیں۔[3]

بنوہاشم پر زکات کی حرمت کے دلائل

پہلی حدیث:

"عن عبدِ المطَّلبِ بنِ رَبيعةَ بن الحارِثِ، عنِ النبيِّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم أنَّه قال للفَضلِ بن عبَّاسٍ وعبد المطَّلب بن ربيعةَ بن الحارِثِ رَضِيَ اللهُ عنهما حين سألاه التأميرَ على الزَّكاةِ وأخْذَ ما يأخُذُ النَّاسِ: إنَّها لا تحِلُّ لآلِ محمَّدٍ؛ إنَّما هي أوساخُ النَّاس"۔ [4]

ترجمہ: "یہ (زکات) آلِ محمد کے لئے حلال نہیں ہے، یہ لوگوں کی میل ہے"۔

یا دوسری روایت کے مطابق آنحضرت نے فرمایا:

"إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ، وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ" [5]

لئے زکات کی حرمت، صرف پیغمبر اکرم کے زمانے کے ساتھ مخصوص ہے لہذا اس زمانہ میں بنی ہاشم کو زکوۃ دینا اور ان کو لینا جائز ہے۔ فتح القدیر میں ہے کہ ابو عصمہ نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے کہ اس زمانہ میں بنی ہاشم کو زکوۃ دینا جائز ہے اگرچہ آنحضرت ص کے زمانہ میں ممنوع تھا کیونکہ ان کو کوئی عطیہ نہیں ملتا اور ان کو حاجت تو آج بھی موجود ہے۔ (فتح القدیر) اسی بنا پر محمد بن حسن شیبانی اور معاصرین میں سے یوسف القرضاوی نے بھی یہی نظریہ پیش کیا ہے۔ لیکن ابو عصمت کی اس روایت کے مقابلے میں متعدد صحیح احادیث، اہل سنت منابع میں نقل ہوئی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ ابوعصمۃ کی روایت پر بنی ہاشم کو واجب زکات دینے کے جواز کا قول، ظاہر الروایات کے خلاف ہے۔

1 ۔روضۃ الطالبین (نووی): 322/2؛ مغنی المحتاج (شربینی): 112/3.

2 ۔المبدع شرح المقنع (ابن مفلح): 396/2؛ الإنصاف (مرداوی): 180/3.

3 ۔رجوع کریں: صحیح مسلم: کتاب الزکات، ج ۳ ص ۹۳، حاشیہ نمبر ۲۴۷۳، مترجم وحیدالزمان۔

4 ۔ صحیح مسلم: کتاب الزکات، حدیث نمبر ۱۰۷۲۔

5 ۔ صحیح مسلم: کتاب الزکات، ج ۳ ص ۹۷، حدیث نمبر ۲۴۸۳، مترجم وحیدالزمان۔

حدیث کی دلالت:

اول: پیغمبر اکرم نے حکم اور علت بیان فرمائی ہے؛ حکم حرمت ہے اور علت یہ ہے کہ زکات أوساخُ النَّاسِ ہے؛ اور آل نبی کی عظمت اس بات سے مانع ہے کہ وہ لوگوں کی میل سے استفادہ کریں۔

دوم: اس حدیث میں عموم پایا جاتا ہے؛ لہٰذا زکات سادات کے لئے پیغمبر کے دور میں بھی حرام تھی اور بعد میں بھی حرام ہی رہے گی؛ نیز چاہے انہیں خمس دیا جائے یا لوگ خمس نہ دیں، ہر حال میں ان کے لئے زکات حرام ہے۔

دوسری حدیث:

”عن أبی هُرَیرَة رَضِیَ اللهُ عنه قال: «أخَذَ الحسنُ بن علیٍّ رَضِیَ اللهُ عنهما تمرةً مِن تمرِ الصَّدَقة، فجعَلَها فی فیه، فقال النبیُّ صلَّى الله علیه و سلَّم: کَخْ کَخْ؛ لِیَطرحَها، ثم قال: أمَا شعرتَ أنَّا لا نأکُل الصَّدَقَةَ؟!»“[1]

ترجمہ: ابوہریرہ کہتے کا بیان ہے کہ حسن بن علی نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے لی اور اپنے منہ میں ڈال لی، تو رسول اللہ نے فرمایا: تھو تھو، تاکہ آپ اسے پھینک دیں، پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے۔

اہم نقطہ: امام حسن کا زکوۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لیکر منہ میں ڈالنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اس کو پھینک دے کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہمارے لیے زکوۃ اور صدقہ حلال نہیں ہے؛ اہل سنت منابع میں اس مضمون کی احادیث بہت زیادہ ہیں، اس حد تک کہ شاید اس مضمون کی احادیث کو متواتر کہنا بھی صحیح ہو۔

تیسری حدیث:

”عن زید بن أرقم انه قال: قام رسول اللّه صلّی اللّه علیه و سلم یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکة و المدینة فحمد اللّه و أثنی علیه و وعظ و ذکر ثم قال: «أما بعد ألا أیها الناس فإنما أنا بشر یوشك أن یأتی رسول اللّه ربی فأجیب و أنا تارك فیکم ثقلین أولهما کتاب اللّه فیه الهدی و النور، فخذوا بکتاب اللّه و استمسکوا به فحث علی کتاب اللّه و رغب فیه ثم قال: و أهل بیتی، أذکرکم اللّه فی أهل بیتی، أذکرکم اللّه فی أهل بیتی، أذکرکم اللّه فی أهل بیتی فقال له حصین: و من أهل بیته یا زید ألیس نساؤه من أهل بیته؟ قال نساؤه من أهل بیته، و لکن أهل الجنة من حرم الصدقة بعده قال: و من هم؟ قال: هم آل علی و آل عقیل و آل جعفر و آل عباس، فقال: کل هؤلاء حرم الصدقة؟ قال: نعم“[2]

---

[1] ۔ صحیح البخاری: کتاب الزکاۃ، ج ۲ ص ۵۱۸؛ حدیث نمبر 1491، مترجم؛ صحیح مسلم: حدیث نمبر 1069

[2] ۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، 279/2۔ ط: قدیمی

ترجمہ : "یزید بن حیان کہتے ہیں کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم (ہم تینوں) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ۔۔۔ پھر انہوں (زید بن ارقم) نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے "غدیرِ خم" جو مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے کے مقام پر ہمیں خطبہ دیا، چناں چہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: امابعد! اے لوگو! آگاہ رہو، میں بھی ایک بشر ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا پیامبر (موت کا فرشتہ) میرے پاس آئے اور میں اسے لبیک کہوں، لہٰذا میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ رہاہوں، پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، سو اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ ﷺ نے کتاب اللہ کے اتباع پر لوگوں کو آمادہ کیا اور خوب ترغیب دی، پھر فرمایا: اور (دوسری چیز) میرے اہلِ بیت، میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کی نصیحت کرتاہوں، میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کی نصیحت کرتاہوں، میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کی نصیحت کرتاہوں۔ یزید بن حیان کہتے ہیں: حصین نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا: اے زید! رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج مطہرات اہلِ بیت میں سے نہیں ہیں؟ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن اہلِ بیت میں سے ہیں، لیکن (یہاں) اہلِ بیت وہ ہیں جن کے لیے صدقہ لینا حرام کر دیا گیا ہے۔ حصین نے پوچھا: وہ کون ہیں (جن پر صدقہ لینا حرام ہے)؟ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ علی (رضی اللہ عنہ) کی اولاد ہیں، عقیل (رضی اللہ عنہ) کی اولاد ہیں، جعفر (رضی اللہ عنہ) کی اولاد ہیں، عباس (رضی اللہ عنہ) کی اولاد ہیں۔ حصین نے کہا: کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں!

چوتھی حدیث:

"عن أبي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عنه يقول: «أخَذَ الحسنُ بن عليٍّ تمرةً مِن تمرِ الصَّدَقة، فجعَلَها في فيه، فقال رسول الله صلَّى الله عليه وسلَّم: كَخْ كَخْ؛ إرمِ بها، ثم قال: أما علمت أنَّا لا نأكل الصَّدقةَ!»"[1]

ترجمہ: "ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ نے فرمایا: تھو تھو، اسے پھینک دو، کیا تم نہیں جانتے کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے"۔

پانچویں حدیث:

"عن أبي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عنه قال: «كان رسول الله يوتى بالتمر عند صرام النخل فيجي هذا بتمره و هذا من تمره حتى يصير عنده كوما من تمر فجعل الحسن و الحسين رضى الله عنهما يلعبان بذلك التمر فأخذ أحدهما تمرة فجعله في فيه فنظر إليه رسول الله فأخرجها من فيه فقال: أمَا عَلِمتَ أنَّ آلَ محمَّدٍ لا يَأكُلون

---

[1] ۔ صحیح مسلم: کتاب الزکات، ج ۳ ص ۹۳، حدیث نمبر ۲۴۷۳، مترجم وحید الزمان۔

الصَّدَقة؟!"[1]

ترجمہ: "ابوہریرہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ کے پاس توڑنے کے وقت کی کھجور کی زکات لائی جاتی، ہر شخص اپنی زکات لاتا اور نوبت یہاں تک پہنچتی کہ کھجور کا ایک ڈھیر لگ جاتا۔ ایک مرتبہ حسن و حسین ایسی ہی کھجوروں سے کھیل رہے تھے کہ ایک نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی؛ رسول اللہ نے جونہی دیکھا توان کے منہ سے وہ کھجور نکال لی اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ آلِ محمد زکات نہیں کھا سکتے"۔

چھٹی حدیث:

حاکم اور بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی ہے:

"وإنا لاتحل لنا الصدقة"

ترجمہ: اور یقیناً ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

اس حدیث کی شرح میں سبکی کا کہنا ہے:

"أي إنا معشر بني هاشم لاتحل لنا الصدقة واجبة أو تطوعا"[2]

ترجمہ: " یعنی ہم گروہِ بنی ھاشم کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے، چاہے واجب صدقہ ہو یا مستحب"۔

نتیجہ:

اہل سنت منابع میں موجود متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ ہاشمیسادات کرام کو زکات دینا اور ان کا زکات لینا جائز نہیں ہے؛ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے زمانے میں بعض سادات کے شدید محتاج ہونے کے باوجود انہیں زکاۃ بھی نہیں دی، بلکہ بتصریح انہیں زکاۃ وصول کرنے سے بھی منع فرمایا ہے کیونکہ صدقات (زکات اور صدقاتِ واجبہ) لوگوں کے مالوں کا میل کچیل ہیں۔ لہٰذا اگر سید غریب اور محتاج ہے تو صاحبِ حیثیت مال داروں پر لازم ہے کہ وہ سادات کی اِمداد زکات اور صدقاتِ واجبہ کے علاوہ رقم (مثلاً خمس یا ہدیہ وغیرہ) سے کریں۔ اس طرح سادات کی مدد کرنا بہت اجر وثواب کا کام بھی ہے اور پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کا تقاضا بھی ہے جس کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی شفاعت کی قوی امید کی جاسکتی ہے۔

صحیح بخاری میں جناب ابو بکر کا قول منقول ہے: "ارقبوا محمداً في أهل بيته".[3] یعنی رسولِ اقدس ﷺ کے اہلِ بیت کا لحاظ وخیال کر کے نبی کریم ﷺ کے حق کی حفاظت کرو۔

---

1 ۔ صحیح بخاری: کتاب الزکاۃ، باب ۵۷، اخذ الصدقة التمر عند صرام النخل، حدیث نمبر 1485، ج ۲ ص ۵۱۵، مترجم۔

2 ۔ رجوع کریں: المنهل العذب المورود (شرح سنن ابی داود) (محمود محمد خطاب السبکی): ج 9 ص 292، طبع دوم، موسسه التاريخ العربي، بیروت لبنان۔

3 ۔ صحيح البخاري ۔ كتاب المناقب؛ باب مناقب قرابة رسول الله (ص)؛ كتاب فضائل الصحابة ۔ باب مناقب الحسن والحسين (ع)؛

لہٰذا زکاۃ کی بجائے خمس، عطیات اور ہدایا وغیرہ کی رقم سے مستحق ہاشمی سادات کی مدد کرنا چاہیے، اس لیے کہ انہیں زکاۃ کی رقم دینے سے خود صاحبِ شریعت، نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

الحاصل بنی ہاشم کے لئے زکوۃ لینا جائز نہیں ہے اور متعدد احادیث میں ان کے لیے صدقہ وزکات کو حرام قرار دیا گیا ہے؛ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد اور تمام اہل سنت آئمہ دین کا یہی مذہب ہے اور عند الحنفیہ بھی یہی مفتی بہ اور ظاہر المذہب وظاہر الروایت ہے؛ اور اس مسئلہ میں اہل تشیع فقہا کا قول بھی اہل سنت فقہا کے موافق ہے۔